

## 26163- اپنے خاوند کے ساتھ نباہ نہیں کر سکی تو کیا اسے چھوڑ کر والد کو ناراض کر لے

### سوال

میں نے چار سال سے شادی کی ہوئی ہے لیکن اپنے خاوند کے ساتھ ماحول کو عادی نہیں بنا سکی، میں نے خاوند کو بھی اور اپنے والد کو بھی بتایا ہے کہ میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی، میری شادی پاکستان میں ان حالات میں ہوئی تھی جو کہ مجھ پر بہت سخت اور برے گزر رہے تھے

میری والدہ پر زنا کا الزام لگا جس کی بنا پر انہیں سسر کے گھر میں ہی مجس کر دیا گیا، میں اور میری والدہ اس وقت پاکستان میں ہی تھی اور مجھے والدہ سے ملنے اور بات کرنے کی بھی اجازت نہ تھی، اس وقت میرے والد کہنے لگے شادی کر لو۔

میں نے شادی کے شروع میں بہت کوشش کی کہ خاوند کے ساتھ ماحول میں ایڈجسٹ ہو جاؤں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، میں اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی اس لیے مجھے اس محبت ہی نہیں، یا پھر میں اس وہ عزت نہیں کر سکتی جو بیوی کو خاوند کی کرنی چاہیے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے والد کے شعور اور احساسات کو بھی مجروح نہیں کرنا چاہتی، تو کیا آپ کے خیال میں مجھے طلاق لینا چاہیے یا کہ میں اس کے ساتھ بے فائدہ رہنے کی کوشش کروں؟

### پسندیدہ جواب

ہم سوال کرنے والی بہن کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ خاوند کے حقوق ادا کرنے اور اس سے محبت و مؤدت اور اطاعت کرنے اور والد کے احساسات کو مجروح نہ کرنے کی کوشش کرے، اگر وہ اپنے خاوند کی اطاعت کرنے اور اس کے حقوق ادا کرنے سے عاجز آجائے اور وہ اس کی طرف میلان کا بھی شعور نہ رکھے جو کہ نفرت کا سبب بنے اور اس کی عدم اطاعت کا باعث ہو اس حالت میں اسے اپنے خاوند سے خلع لے لینا چاہیے نہ کہ اس سے طلاق طلب کرے۔

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ خلع اور طلاق میں بہت بڑا فرق پایا جاتا ہے، طلاق خاوند کی جانب سے ہوتی ہے جس کے کسی ایک اسباب ہیں مثلاً بیوی کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھنا یا کوئی اور سبب، اور مطلقہ عورت پر اس کے حسب حال عدت بھی ہے۔

مثلاً اگر وہ حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے، اور اگر بچی یا حیض سے ناامید ہے اور حیض نہیں آتا تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی، اور اگر اسے حیض آتا ہو تو پھر اس کی عدت تین حیض ہے، اور خاوند اس کا مکمل مہر اور اس کے سب حقوق ادا کرے گا۔

لیکن خلع بیوی کی جانب سے ہوتا ہے جس میں وہ خاوند کو مال ادا کرے گی تاکہ اسے چھوڑ دے، ہستر اور افضل یہ ہے کہ خاوند مہر سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے، خلع والی عورت کی عدت صرف ایک حیض ہوگی تاکہ حمل سے برات ہو سکے۔

سوال کرنے والی بہن کے مسئلہ کے قریب قریب جیسا مسئلہ بعض صحابیات کے ساتھ بھی پیش آچکا ہے جسے ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی :

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر دین یا اخلاقی عیب تو نہیں لگاتی لیکن میں اس کی طاقت نہیں رکھتی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

کیا تو اس کا باغ واپس کرتی ہے؟ وہ کہنے لگی جی ہاں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4972)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ :

میں ثابت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر دین اور نہ ہی اخلاقی عیب لگاتی ہوں، لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4971)۔

اس کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

یعنی میں یہ ناپسند کرتی ہوں کہ ایسے اعمال کروں جو کہ اسلامی احکام کے خلاف ہوں یعنی خاوند سے بغض، اور اس کی نافرمانی، اور اس کے حقوق ادا نہ کرنا وغیرہ۔ دیکھیں فتح الباری (400/9)۔

خلاصہ یہ ہے کہ :

آپ خاوند کے حقوق کی ادائیگی اور اس کے ساتھ موافقت کی کوشش کریں، اگر یہ نہ ہو سکے تو آپ خلع حاصل کر لیں، اور یہ ممکن ہے کہ آپ اپنے والد کو راضی کر لیں اور اسے بتائیں کہ خاوند کے ساتھ رہنا اس کے دین اور دنیا دونوں کے لیے نقصان دہ ہے۔

اگر والد اس پر راضی ہو جائے تو ٹھیک ہے وگرنہ یہ لازم اور ضروری نہیں کہ آپ خاوند کو ناپسند کرتے ہوئے بھی اس کے ساتھ رہیں اور اس کے حقوق بھی ادا نہ کریں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے سب غم اور پریشانیوں کو دور فرمائے اور آپ کو ایک اچھی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے معاملات میں مدد و تعاون فرمائے، آمین یا رب العالمین۔

واللہ اعلم۔